© rasailojaraid.com

ابوالعباس النباتی ـــ اندلس کا ایک ممتاز ماہر نباتات

حکیم وسیم احمد اعظمی، ۵۸۳/۳، شیخو پورہ کالونی، علی گنج، لکھنؤ ـــ ۲۰

ابوالعباس[۱] احمد بن محمد بن مفرج بن عبداللہ اموی[۲]، نباتی. معروف بہ ابن الرومیہ[۳] کا شمار علم حدیث اور علم نباتات کے ممتاز ماہرین میں ہوتا ہے ـــ ابوالعباس النباتی کی پیدائش محرم الحرام ۵۶۱ھ[۴] /۱۱۶۵ء یا ۱۱۶۶ء[۵] اور ایک روایت کے مطابق ۵۶۷ھ/۱۱۷۲ء[۶] میں اشبیلیہ میں ہوئی اور وفات دوشنبہ ۳۰، ربیع الآخر ۶۳۷ھ[۷]/ ۱۲۳۹ء اور ایک روایت کے مطابق ۶۳۸ھ/۱۲۴۰ء[۸] میں اشبیلیہ میں ہوئی۔ اسلامی علوم و فنون میں مہارت کیوجہ سے مشرق میں محی الدین" کے لقب سے ملقب ہوئے[۹]۔ اور نباتات میں دسترس کیوجہ سے " نباتی، اور" عشاب" کہلائے. اشبیلیہ کو ان کی وجہ سے بہت شہرت حاصل ہوئی، بلکہ بقول الوزیر محمد لسان بن الخطیب مولف الاحاطہ فی اخبار غرناطہ" اشبیلیہ کی شہرت بھی زیادہ ترانہی کیوجہ سے ہے"۔[۱۰]

ابوالعباس النباتی کے پردادا عبداللہ اموی کو نباتات میں زبردست مہارت حاصل تھی. گو انکو قرطبہ کے ایک طبیب[۱۱] نے متبنیٰ لیا تھا۔ اور علم النباتات کی تعلیم دی تھی[۱۲] النباتی انتہائی دیندار، مخیر اعلیٰ انسانی صفات کے حامل. حدیث کے امام، حافظ و نقاد اور علم الانساب میں زبردست مہارت رکھتے تھے. انھوں نے علوم دینیہ اور طب کی باضابطہ تعلیم حاصل کی تھی. اور قادرالکلام شاعر بھی تھے. الاحاطہ فی اخبار غرناطہ کے مؤلف نے نباتی کے اساتذہ کی ایک مختصر فہرست مرتب کی ہے[۱۳] اس فہرست کے بموجب اس نے اندلس کے جن شیوخ سے روایت کی ہے ان کی تعداد ۱۸، اندلس اور مغرب کے جن اساتذہ سے تحریری اجازت ملی ان کی تعداد ۸، اہل مشرق کے اساتذہ کی تعداد ۲، بغداد اور عراق کے شیوخ کی تعداد ۱۶ ہے، ـــ النباتی نے سیاحت کے دوران شیوخ سے ملاقاتیں بھی کیں، ان کی فہرست بھی ابن الخطیب نے مرتب کی ہے۔ ان کی تعداد ۲۱ ہے. ایسے شیوخ کا نام بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تذکرہ میں ملتا ہے جن سے النباتی نہ مل سکے تاہم روایت کی اجازت حاصل کرلی تھی، اسکندریہ کے ابو محمد عثمانی اور مصر کے محمد بن سحنون غماری ان میں شامل ہیں۔[۱۴]

ابوالعباس النباتی کے علمی اساتذہ کی نشاندہی تذکروں اور اخبار و تواریخ کی کتابوں میں نہیں ملتی، البتہ اس فن میں اس کے مرتبہ کی تعیین ضرور کی گئی ہے۔ ابن الخطیب کے بقول:

علم نبات کی واقفیت، جڑی بوٹیوں کی تمیز و تحلیل اور ان کے اصول کے اثبات میں وہ نہ صرف اپنے زمانے میں بلکہ متقدمین و متاخرین کے مقابلہ میں بھی نوع انسانی کے عجیب تر شخص تھے، جڑی بوٹیوں کی پیداوار مشرق میں ہو یا مغرب میں اور اس کی جائے پیدائش کے حالات میں جس قدر اختلافات ہوں۔ ان تمام باتوں کو تحقیق، مشاہدہ اور حس کے ذریعہ معلوم کرلیتے تھے۔ اس میں کوئی شخص نہ ان کی تردید کرسکتا تھا اور نہ تکذیب، وہ سراپا حجت تھے[۱۵]

ابن الخطیب مزید لکھتے ہیں:

”علم نبات میں وہ مسلم اور مرجع قرار دیئے گئے تھے، حدیث اور علم نبات دونوں میں ان کو یکساں مہارت حاصل تھی، کیونکہ دونوں کا قدر مشترک بھی واحد ہے، مختلف مقامات کی سیر کرنا، ہر چیز کو لکھنا، لفظی مشکلات کی تحقیق کرنا اور راویان و ابدان کے اصول کو محفوظ رکھنا ازیں قبیل دوسری باتیں دونوں علم کے لئے ضروری ہیں“[۱۶]

ابوالعباس النباتی، علم حدیث اور علم نباتات کے حصول اور تحقیق تمحیص کے لئے ملکوں، ملکوں اور شہروں شہروں پھرے تھے اور جو کچھ معلوم کرتے۔ اس کو من و عن قبول نہ کرتے بلکہ لوگوں سے اس بابت مناظرہ بھی کرتے ـــــ ابن الخطیب، عبدالملک کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں۔

”شہاب (ابوالعباس النباتی) اپنے فن میں سارے مغرب کے امام تھے۔ وہ اندلس اور مغربی ممالک کے علاوہ (افریقہ) کے چپہ چپہ میں پھرے۔ مشرق کی سیاحت کی، افریقہ، مصر، شام، عراق اور حجاز کے مشہور لوگوں سے ملے۔ ان سے استفادہ کیا اور جو چیزیں مغرب میں نہیں ہوتی تھیں ان کا بچشم خود معائنہ کیا“[۱۷] ـــــ ”وہ ہمیشہ چیزوں کے حقائق کے متعلق بحثیں کیا کرتے تھے اور ان کے اسرار و غوامض کے پردے فاش کرنے میں مصروف رہتے تھے۔ جس کی وجہ سے انھیں اشیاء کے متعلق اس قدر اطلاع اور آگاہی حاصل تھی کہ متقدمین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام میں کوئی شخص ان کا ہم پلہ نہیں گذرا، اسی وجہ سے وہ فرد روزگار اور اپنے عہد میں یکتا تسلیم کئے گئے ہیں۔ اس پر سب کا اجماع ہے، کسی نے اس سے اختلاف نہیں کیا ہے۔" ۱۸؎

ابن الخطیب نے ابوالعباس النباتی کے بارے میں اپنے یا دوسروں کے جو خیالات یا تاثرات نقل کئے ہیں ان میں بہر حال جانبداری عناصر پائے جاتے ہیں ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ نباتات کے حوالہ سے اس کے شاگرد ابو محمد عبداللہ بن احمد ضیاء الدین ابن بیطار متوفی ۱۲۴۸ء نے اپنی کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ میں بعض مقامات پر زبردست نقد کیا ہے، اور تلاش و جستجو سے کام لیا جائے تو فن حدیث میں بھی اس کی کاوشیں گرفت میں آجاتی ہیں۔

دوائی نباتات کی تحقیق کے بارے میں ابوالعباس نباتی کی کاوشوں کا اندازہ اس طور پر بھی کیا جاسکتا ہے کہ ۶۱۲ھ/۱۲۱۶ء میں اس نے حج کا سفر کیا اور ۶۱۳ھ/۱۲۱۷ء میں زیارت بیت اللہ سے فارغ ہوا، اس کے بعد تین سال تک وہ مختلف ملکوں اور شہروں کی سیاحت کی، ایک روایت کے مطابق وہ مراکش کے راستہ ۶۱۳ھ/۱۲۱۷ء ۱۹؎ میں مصر پہنچا۔ یہاں لوگوں سے علم سیکھتا، سکھاتا اور احادیث روایت کرتا۔ ایوبی حکمراں سیف الدین عادل ۲۰؎ (۱۱۹۹ء ــــ ۱۲۱۸ء) ان دنوں قاہرہ میں تھا۔ اس کو جب نباتی کے فضل و کمال اور نباتات سے گہری آگہی کا علم ہوا تو اسکندریہ سے طلب کیا اور بہت اعزاز بخشا، اور ایک فرمان کے ذریعہ مشاہرہ، بھتہ اور رہائش وغیرہ کی سہولتیں بھی فراہم کیں۔ مگر نباتی نے قاہرہ میں مستقل قیام سے معذرت چاہی اور کہا کہ وطن سے حج بیت اللہ کے ارادہ سے نکلا ہوں، حج کے بعد اندلس لوٹ جاؤں گا، تاہم اس نے کچھ دنوں الملک العادل کے یہاں قیام کر کے "تریاق کبیر" کے اجزاء حاصل کئے اور تیار کر کے سلطان کی خدمت میں پیش کیا ۲۱؎ اور اجازت لے کر شام و عراق چلا گیا۔ یہاں روئیدگیوں (نباتات) سے متعلق علم حاصل کرتا ہوا حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوا اور اس فریضہ کو ادا کر کے اشبیلیہ لوٹ گیا ۲۲؎۔ بعض تاریخی حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے کم و بیش دو سال مصر، شام اور عراق میں گذارے تھے ۲۳؎۔

اس طرح ایک روایت کے مطابق اس نے ۶۱۳ھ/۱۲۱۷ء میں حج بیت اللہ سے فارغ ہوا تو دوسری روایت کے مطابق ۶۱۴ھ/۱۲۱۸ء میں مصر پہنچا اور پھر الملک العادل کے ایما پر کچھ عرصہ قیام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کر کے حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوا۔

اندلس پہونچکر ابوالعباس النباتی نے اپنے اس سفر کی روئیداد کو " کتاب الرحلۃ المشرقیۃ یا کتاب " الرحلۃ النباتیۃ المستدرکۃ " ۲۶ کے نام سے مرتب کیا۔ اس کے اس سفرنامہ کے اقتباسات سے پتہ چلتا ہے کہ نباتی ادویہ سے متعلق اس کی معلومات روایتی نہیں تھیں اور نہ ہی دیسقوریدوس (پہلی صدی عیسوی) اور جالینوس (متوفی ۲۰۳ء) کی کتابوں کی رہین، بلکہ براہ راست نباتات کے مطالعہ سے حاصل ہوتی تھیں۔ اور اس بابت اس بحث و مباحثہ ذاتی مشاہدہ پر ہی ہوتا ہے۔ عمر کے آخری ایام میں اس نے نباتی ادویہ کے فروخت کے لئے ایک دوکان بھی کھول لی تھی ۲۷۔

ابوالعباس النباتی کا معیار زندگی بہت بلند تھا، ان کے پاس ہر وقت کتابوں کا ذخیرہ رہتا تھا، بقول لسان الدین ابن الخطیب۔

" وہ ہر علم و فن کی کتابیں برابر فراہم کرتے رہتے تھے اکثر اپنی کتابوں سے اصل و نفیس نسخہ جو نادر الوجود ہوتا تھا، جب کسی نے مانگا ثواب اور تعلیمی اعانت کے خیال سے اسکو دیدیتے تھے، اس بات میں بکثرت واقعات ان کے فضل و کرم کے شاہد ہیں " ۲۸۔

درج ذیل اقتباس سے بھی ابوالعباس النباتی کے علمی اور فنی اشتغال کا پتہ چلتا ہے۔

" وہ راتوں کو جاگا کرتے تھے کیونکہ دوسرے اوقات میں لوگوں کی ضرورتیں ان سے وابستہ رہتی تھیں، جس کی وجہ یہ تھی کہ طبی علاج میں وہ بہت خوبیوں کے آدمی تھے اور اپنی وثاقت و تدین کے سبب سے مرجع عام بنے ہوئے تھے " ۲۹۔

تاریخی حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے بغداد، شام، مصر اور دوسرے ملکوں سے نادر کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ اندلس منتقل کر لیا تھا۔ ۳۰

ابوالعباس النباتی کو ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم سے بڑی عقیدت تھی جو غلو کی حد تک کو چھو رہی تھی۔ ایک طرف اس نے جہاں نادر و کمیاب کتابوں کا ذخیرہ جمع کر لیا تھا تو دوسری طرف ابن حزم کی تصانیف کی اشاعت میں بھی کافی حصہ لیا ہے۔ بقول لسان الدین ابن الخطیب ابن حزم کی یہ

" تصانیف انھیں اس قدر پسند خاطر تھیں کہ بصرف زر کثیر پوری توجہ کے ساتھ زاویہ خمول سے نکال کر لوگوں سے ان کو روشناس کرایا۔ یہاں تک کہ ابن حزم کی تمام کتابیں ایک ایک کر کے فراہم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گیں اور کوئی کتاب ان کی دسترس سے باہر نہ رہی، بجز ان کتابوں کے، جن کی کوئی اہمیت ان کے دل میں نہ تھی"۔[۳۱]

ابوالعباس النباتی کا شمار اپنے عہد کے کثیر التصانیف اور معتبر اصحاب قلم میں ہوتا ہے۔ ابن الخطیب قاضی ابوعبداللہ مراکشی کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

"ابوالعباس النباتی نے اپنے نوشتہ جات کا تذکرہ تین قسم کی فہرستوں میں کیا ہے۔ (۱) بسیط (۲) متوسط (۳) مختصر۔۔۔۔ ان میں سے میں نے بعض کو خود مصنف کے قلم کا لکھا ہوا اور بعض کو ان کے شاگردوں کا منقولہ پایا"۔[۳۲]

علم حدیث اور علم نباتات میں النباتی کی متعدد تصانیف کی نشاندہی تذکرہ نگاروں نے کی ہیں، ان میں ابن ابی صیبعہ نے صرف دو طبی کتابوں (شرح اسماء ادویۃ المفردہ لکتاب دیسقوریدوس اور کتاب ترکیب الادویہ) کا نام تحریر کیا ہے۔ مولوی عبدالرحمٰن خاں کی کتاب میں بھی انھیں دونوں کا تذکرہ ہے۔ اس ذیل میں سب سے جامع فہرست ابن الخطیب نے مرتب کی ہے ان کی تحریر کے بموجب النباتی کی علم حدیث کی کتابوں کی تعداد ۸ اور طبی کتابوں کی تعداد ۵ ہے۔ مزید لکھتے ہیں:

"ان کتابوں کے علاوہ النباتی کی اور بھی جامع تصانیف۔ مفید مقالات اور گوناگوں حواشی ہیں"۔

علم حدیث:

لسان الدین ابن الخطیب نے اس ذیل میں درج ذیل کتابیں تحریر کی ہیں:

۱۔ کتاب المعلم: اس میں صحیح مسلم سے جو زائد حدیث بخاری میں مذکور ہیں، ان کو جمع کیا گیا ہے۔
۲۔ دارقطنی کی غریب حدیث مالک کا اختصار۔
۳۔ نظم الدراری: اس میں صحیح مسلم کی ان مفردات کو فراہم کیا ہے جو صحیح بخاری میں نہیں ہے۔
۴۔ طرق حدیث اربعین۔
۵۔ حکم الدعا فی ادبار الصلوات۔
۶۔ کیفیۃ الاذان یوم الجمعہ۔
۷۔ الحافل فی تذییل الکامل: یہ ابواحمد بن علی کی "الکامل فی الضعفاء والمنکرین" کا اختصار ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۸۔ اخبار محمد بن اسحاق۔[۳۴]

علم النبات:

اس ذیل میں ان کتابوں کے نام تحریر کئے ہیں:

۱۔ شرح خسائکش ویسقوریدوس۔

۲۔ شرح ادویہ جالینوس۔

۳۔ الرحلۃ النباتیہ المستدرکہ۔

یہ کتاب اپنی شان میں مخصوص، اپنے فن میں معجز اور نہایت نادر تھی۔ لیکن مصنف کی وفات کے بعد مفقود ہوگئی — یہ حقیقت ہے کہ میری معلومات کی حد تک کسی بھی لائبریری میں اس کی موجودگی کا پتہ نہیں چلتا، تاہم اس کے شاگرد رشید ابو محمد عبداللہ بن احمد ضیاء الدین ابن بیطار (۱۱۹۷–۱۲۴۸ء) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب الجامع لمفردات الادویۃ والاغذیہ میں کم و بیش ۹۲ اقتباسات نقل کرکے طبی دنیا پر بالعموم اور نباتاتی دنیا پر بڑا احسان کیا ہے۔ جس کے تناظر میں ادویہ، بالخصوص شناخت ادویہ کی حد تک اس کے فنی مقام کو بخوبی متعین کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ ایک کتاب ان اوہام کی تنبیہ میں، جو ادویۂ جالینوس کے ترجمے میں پیش آئے تھے۔

۵۔ ایک کتاب خافقی کے اختلاط کی تنبیہ میں۔[۳۵]

۶۔ کتاب فی ترکیب الادویہ[۳۶]

ذیل میں ان ادویہ کی فہرست نقل کی جارہی ہے جن کا اقتباس ابن بیطار نے اپنی جامع میں تحریر کیا ہے۔

الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ جلد اول:

آکثار، آمیلیس، آافسروا، ارجنقتہ، اسرار، اشراس، اکرالبحر، اکرار، اغدریان، ام غیلانی، ام کلم، ایہقان، بابونج، بامیہ، باریلومایں، بردی، بشام، بشمہ، بطرہ، بقلتہ الاوجاع، بکاء، بلان، تامسادت، ترمد، تنوم، ثافشیا، ثمام، جنجمات، جنی، جوذر (کل تیس دوائیں)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جلد دوم :

حاج، حب القلت، حجر السلوان، حجر البرر، حجر البارقی، حدق، حزاموة، خمز، خیار شنبر، دلدغ دلبوث، ددسر، دافقی اندرانی، ذنب الخروف، زبل، زقوم، زفشتہ (کل اٹھارہ دوائیں).

جلد سوم :

سطرونیون، سطاجیس، سعوط، سعدان، شبرم آخر، ششنر، شطیبہ، شورہ، صالبیہ، صدف البواسیر صغرار، صلیان، صبنین، صوف البحر، صوطلہ، عرطنشیا، عشرق، عضرس، عفاز، علقم، علمان، عنب الدب عنم، علقی (کل چھبیس دوائیں)

جلد چہارم :

تاوند، فرو سانا، فرصعنہ، قشبہ، قضاب مصری، قلانش، قللجہ، قلبوجہ، کبتینہ، کف مریم، کف الکلب محنیس الاکلیلہ، لم لم، لوفا، لیغیہ، ماشیا، مثنان آخر، ملوخیا، ورس، ہشیر (کل بیس دوائیں)

ابو العباس النباتی کی کتاب الرحلہ / المشرقیہ / المستدرکہ نایاب ہے۔ اس لیے نمونے کے طور پر نباتی کی چند دوائی تحقیقات کا جائزہ ابن بیطار کی الجامع کے حوالہ سے پیش کیا جا رہا ہے تاکہ دوائی پودوں کی دنیا میں اس کے فن کی پرکھ کا نیا معیار قائم کیا جا سکے۔

اشراس :

اس دوا کے ذیل میں ابن بیطار، ابو العباس النباتی کی تحقیق پیش کرتے ہیں " اندلس کے کچھ لوگ اسے "برواق" کہتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ اور کچھ لوگ اس کو "مغاث" کی جڑ کہتے ہیں۔ چونکہ دونوں ہی چپکانے کی صلاحیت اور خاصیت رکھتے ہیں۔ اس لئے مشرقی علاقوں کے لوگ "مغاث" کی جڑ کو "اشراس" کہنے لگے۔ مشرقی ایشیا، کا پودا جسے "برواق" کہتے ہیں، دوسری چیز ہے جس کی دو قسمیں ہوتی ہیں، ایک اور تیسری قسم "ھی" نام کی بیت المقدس میں پیدا ہوتی ہے :[۲۷]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بارطولمانن:

اس دوا کے ذیل میں نباتی لکھتے ہیں:

"کچھ لوگ اسے "صریمۃ الجدی" کہتے ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں ہے۔ اندلس کے بعض پہاڑی علاقوں میں یہ "عینیہ" اور "ذات العین" کے نام سے مشہور ہے"۳۸

اقشروا:

اس ذیل میں النباتی لکھتے ہیں:

"اندلس کے بعض ماہرین نباتات کے نزدیک یہ "قنطوریون اصغر" کے نام سے مشہور ہے لیکن یہ غلط ہے۔ کیونکہ افعال وخواص اور مزاجی اعتبار سے بھی یہ پودا "قنطوریون" سے کوئی مشابہت نہیں رکھتا"۳۹

خمخم:

اس ذیل میں ابن بیطار النباتی کی تحقیق کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بعض ماہرین نباتات کا خیال ہے کہ "خمخم" "لسان الثور" کو کہتے ہیں۔ یہ خیال درست نہیں ہے اس ذیل میں کتاب الرحلہ کے مصنف ابوالعباس نباتی کی بات صحیح ہے۔ مشرقی ایشیا، اور بکر کے لوگ "لسان الثور" کو "حمحم" (ح م ح م) کہتے ہیں۔ اور چونکہ "خمخم" اور "حمحم" دونوں میں لفظی مماثلت بہت زیادہ ہے، اس لئے یہ غلط فہمی ہوگئی ہے"۴۰

معاون ادویہ کے تعلق سے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

جنی:

"جنی احمر قطلب کے پھول کو کہتے ہیں، اور اس سے مشہور بھی ہے۔ اہل قیروان اسے "شابری" اہل عرب "برقہ" اور بیت المقدس کے باشندے "قیقیان" کہتے ہیں۔ بعض اصحاب "قیقب" بھی کہتے ہیں"۴۱

حجرالسلوان:

"افریقہ کا مشہور پتھر ہے۔ کتاب فقہ اللغۃ کے مؤلف کے مطابق پانی میں رکھنے سے پانی جذب کرلیتا ہے۔ زاب میں واقع بشکرہ کے کچھ لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ ان کے یہاں کا مشہور و معروف سفید پتھر ہے۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہ پانی میں تحلیل ہوکر دودھ کی طرح سفید ہوجاتا ہے ۔ غم کو زائل کرنے اور دوسرے بہت سے امراض بں اس کے محلول کا نوش کرنا مجرب ہے ۔ تونس کے بعض ماہرین تجربات نے مجھے بتایا کہ یہ پتھر تونس کے رطاجانہ نامی شہر میں بھی پایا جاتا ہے ۔ اس کی ایک قسم بلور سے ملتی جلتی ہے اور دوسری سے مختلف اور ہلک زہر ہے ٤٤

ﺫنب الخزوف :

" ذنب الخزوف" اس کا اندلسی نام ہے ۔ چنانچہ اندلس کے مشرقی علاقوں میں ایک ایسے پودے ذنب الخزوف کہتے ہیں جو شکلاً گول ہوتا ہے اور جس کے پھول " خرف " کے پھولوں کے مشابہ مگر اس سے ڑے ہوتے ہیں، اس کی جڑ یونانی زبان کے " سطرونیوں " نامی پودے کی جڑ کی طرح لمبی ہوتی ہے اسکے ولوں بیجوں اور پتوں کا ذائقہ مولی اور رائی کے مزے سے ملتا جلتا ہے، اس کا تذکرہ دیسقوریدس ، دوسرے اور جالینوس نے تیسرے مقالے میں " مندیون" کے نام سے کیا ہے ۔ جس کے ضمن میں ذنب زوف " بھی درج ہے ۔ اہل افریقہ اور اہل شام " ذنب الخزوف" کو ایک دوسرا پودا بتاتے ہیں جس کا مندیون " سے کوئی تعلق نہیں ـــ " ذنب الخزوف " کے مزے میں تلخی ہوتی ہے اور لزوجت بھی کسی قدر رتی ہے ۔ اس کے پتے اندلس کے " امتن " نامی پودے کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں ۔ پھول نرم اور کلاً گول ہوتے ہیں ۔ البتہ اس کی ٹہنیاں گنجان ، مڑی ہوئی ، بالائی کنارے پتلے اور سفید ہوتے ہیں رزیریں حصہ موٹا ہوتا ہے ۔ بیج انتہائی چھوٹے ہیں، اہل اندلس اس کے پتوں کے عصارہ کو آنکھوں کی ی میں مجرب بتاتے ہیں ۔ میں نے اسے بیت المقدس میں دیکھا ہے ۔ وہاں کے لوگ بھی اس کا نام " ذنب زوف " اور پاگل کتے کے کاٹے میں مجرب بتاتے ہیں " ٤٥

ابوالعباس النباتی بلاشبہ ان خوش نصیب لوگوں میں ہیں جن کے شاگردوں نے ان کے فنی اور نفی اوصاف پر کافی کچھ لکھ کر محفوظ کر دیا ۔ جن کے تناظر میں اس کی شخصیت اور فنی مقام کی تعین دشوار ں ، ـــــ ابوعبداللہ بن سعید لوشی ، ابومحمد بن الجزیری ، ابوامیہ اسماعیل بن عیفر ، ابوالاصبغ عبدالعزیز سوری ، ابوبکر محمد بن جابر سقطی ابوالعباس بن سلیمان اور ضیاء الدین الشہیر بہ ابن البیطار وغیرہ ابوالعباس باتی کے انہیں شاگردوں میں سے ہیں ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابن الحجر کو بیان ہے کہ النباتی کی وفات کے بعد ان کے تلامذہ کی ایک جماعت نے رثائیہ بھی لکھا تھا۔ ابو محمد ابن الحجری (جو خود بھی محدث اور نقاد تھے) نے نہایت توجہ اور خاص اہتمام کے ساتھ النباتی کے حالات اور مناقب و مآثر کو ایک مجموعہ میں جمع کیا ہے اور اس کے شاگردوں کے "رثائیہ" بھی اس میں شامل ہیں۔[۲۵]

ابو العباس النباتی کی شاعری کا تذکرہ ابن الخطیب نے ابو الحسن بن سعید کے "القدح المعلیٰ" کے حوالے سے کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

"ابو العباس (النباتی) جب مشرقی اور مغربی شہروں کی سیاحت کر کے اشبیلیہ واپس آتے تو میں ان کی صحبت میں بیٹھا کرتا تھا۔ اس وقت انھیں ادب سے بڑی دلچسپی لیتے ہوئے دیکھا۔ اس فن میں وہ اس طرح لطف اندوز ہوتے تھے جس طرح بحتری حلب میں اس فن سے حظ حاصل کرتا تھا، وہ اپنی شاعری کا اظہار نہیں کرتے تھے، تاہم ان کے احباب و اصحاب ان کے اشعار سنتے اور روایت کرتے تھے ... وہ اکثر اپنے اشعار میں دمشق کے محاسن کو نہایت بسط و اطناب سے بیان کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے اشعار کبھی ختم نہیں ہوتے تھے اور میرے دل میں دمشق کی تصویر کھنچ جاتی اور شوق دل میں گدگدی پیدا کرتا تھا کہ پیام اجل کو لبیک کہنے سے پہلے وہاں جا کر اپنی تمنائیں پوری کروں اور ہزار مرتبہ بھی دمشق کو دیکھوں جب بھی آنکھیں اس کے محاسن سے سیر نہ ہوں۔"[۲۶]

اس سرسری جائزہ کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ ابو العباس النباتی العشاب الحافظ کا مرتبہ علم حدیث اور علم النبات میں بہت بلند تھا، علم النبات میں دسترس کی وجہ سے صیدلہ میں بھی اختراعی شان رکھتا تھا اور شناخت ادویہ میں وہ اپنے معاصرین میں بلند و فائق تھا[۲۷] اور عصر حاضر میں اس کی تحریروں اور تحقیقات کے تناظر میں دوائی پودوں پر انفرادیت کے ساتھ کام کیا جا سکتا ہے!!!

توضیحات و کنایات

---

[۱] ابو العباس کنیت ہے — ابن فرتون نے ان کی کنیت "ابو جعفر" لکھی ہے۔ ملاحظہ کریں "الاحاطہ فی اخبار غرناطہ" ۱/۸۹، الوزیر محمد لسان الدین بن الخطیب رحمہ اللہ، مرتبہ محمد عبد اللہ ندوی دار المطبع جامعہ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سنہ اشاعت ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۹ء طبع اول۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲؎ ان کا شمار اموی خاندان کے موالی میں ہوتا ہے۔ اسی لئے "اموی" بھی کہلاتے ہیں۔ ایضاً ۱/۸۹۔

۳؎ ابن المردمیہ کی وجہ تسمیہ معلوم نہ ہوسکی۔ تحقیق جاری ہے (وسیم احمد اعظمی)

۴؎ ایضاً ۱/۹۵۔

۵؎ عبدالعزیز بن عبداللہ کا عربی مقالہ "طب اسلامی اور جدید سائنس" مترجم رضی الاسلام ندوی شائع شدہ "آیات" سہ ماہی صفحہ ۱، جلد ۲ شمارہ ۱، علی گڑھ ۱۹۹۱ء۔

۶؎ ایضاً صفحہ ۱۰۱، جلد ۲، شمارہ ۱۔

۷؎ الاحاطہ فی اخبار غرناطہ ۱/۹۵، شذرات الذہب فی اخبار من ذہب ۵/۱۸۴، مو ابو الفلاح عبدالحیٔ بن العماد الحنبلی المتوفی ۱۰۸۹ھ، مکتبۃ التجاری للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان۔ معجم الاطباء ۲۲۳-۲۲۴ احمد عیسیٰ بک، مطبع غیث اللہ الیاس نوری واولادہ، مصر الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۴۲ء المورد صفحہ ۳۵، جلد ۱۲، شمارہ ۴ (رسالہ)۔

۸؎ آیات سہ ماہی، صفحہ ۱۰۱، جلد ۲، شمارہ ۱۔ قرون وسطیٰ میں مسلمانوں کی علمی خدمات ۲/۱۸۵ مولوی عبدالرحمٰن خاں، مدن موہن پریس۔ دہلی، طبع اول ۱۹۵۰ء

۹؎ الاحاطہ فی اخبار غرناطہ ۱/۹۲۔

۱۰؎ ایضاً ۱/۸۹۔

۱۱؎ میری معلومات کی حد تک اس طبیب کا نام کسی تذکرے میں مذکور نہیں ہے۔ (وسیم احمد اعظمی)

۱۲؎ ایضاً الاحاطہ فی اخبار غرناطہ ۱/۸۹۔

۱۳؎ تفصیلی فہرست قاضی ابو عبداللہ مراکشی نے مرتب کی ہے۔ ابن الخطیب نے اس کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ (وسیم احمد اعظمی)

۱۴؎ ملاحظہ کریں اردو ترجمہ الاحاطہ فی اخبار غرناطہ ۱/۹۲-۹۱۔

۱۵؎ الاحاطہ فی اخبار غرناطہ (اردو ترجمہ) ۱/۹۰۔

۱۶؎ ایضاً ۱/۹۱۔

۱۷؎ ایضاً ۱/۹۰۔

۱۸؎ ایضاً ۱/۹۱۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایضاً ۱/۱۱، عیون الانبار فی طبقات الاطباء (اردو ترجمہ) ۲۰۶/۲، طب اسلامی اور جدید سائنس و شان میں ایک جگہ ۱۱۰۲ء تحریر ہے۔

عیون الانبار فی طبقات الاطباء مؤلفہ ابن ابی اصیبعہ متوفی ۶۶۸ھ/۱۲۷۰ء، عبد المجید اصلاحی (اردو ترجمہ) شائع کردہ مرکزی کونسل برائے تحقیقات طب یونانی نئی دہلی، مطبوعہ انٹر گرافیکا، گوند پوری نئی دہلی طبع اول ۱۹۹۲ء۔ قرون وسطیٰ میں مسلمانوں کی علمی خدمات ۱۸۶/۲، طب اسلامی اور جدید سائنس (مقالہ) آیات سہ ماہی، صفحہ ۱۰۱ جلد ۲، شمارہ ۱ میں "الملک الافضل" تحریر ہے (وسیم احمد اعظمی)

عیون الانبار فی طبقات الاطباء (اردو ترجمہ) ۲۰۶/۲۔

ایضاً ۲۰۶/۲۔

تاریخ الاطباء ۱۱۰، حکیم غلام جیلانی، لاہور، عیون الانبار فی طبقات الاطباء (اردو ترجمہ) ۲۰۶/۲۔

ملاحظہ کریں مقالہ طب اسلامی اور جدید سائنس، آیات صفحہ ۱۰۱، جلد ۲، شمارہ ۱، علی گڑھ ۱۹۹۱ء

ابن بیطار نے ابو العباس النباتی کی اس کتاب کا نام کتاب الرحلہ اور کتاب الرحلۃ المشرقیہ، دونوں ہی لکھا ہے۔ ملاحظہ کریں کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ ۱۴/۲، ۲/۵، ۳/۱۲۶، ۴/۷۴۔

لسان الدین ابن الخطیب کی کتاب الاحاطہ فی اخبار غرناطہ ۹۳/۱۔

(مقالہ) طب اسلامی اور جدید سائنس "آیات" علی گڑھ ۱۹۹۱ء صفحہ ۱۰۱، جلد ۲، شمارہ ۱۔

الاحاطہ فی اخبار غرناطہ (اردو ترجمہ) ۹۱/۱۔

۲۹ ایضاً ۹۱/۱،

ایضاً ۹۳/۱۔

ایضاً ۹۲/۱۔

۳۱ ایضاً ۹۲/۱۔

۳۳ ایضاً ۹۳/۱

۳۴ ایضاً ۹۳/۱

۳۵ ایضاً ۹۳/۱

عیون الانبار فی طبقات الاطباء ۲۰۶/۲۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۷ـ الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ ۱/۸۹ (اردو ترجمہ)

۳۸ـ ایضاً ۱/۲۳ ۔

۳۹ـ ایضاً ۱/۷ ۔

۴۰ـ ایضاً ۲/۱۵۸ ۔

۴۱ـ ایک رو یئدگی۔ جو عام طور سے بانسوں کے جنگلات اور پانی کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔ آذربائیجان میں بکثرت پائی جاتی ہے۔

۴۲ـ الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ ۱/۴۳۲ (اردو ترجمہ)

۴۳ـ جنوبی جزائر کا ایک پہاڑی علاقہ۔

۴۴ـ الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ ۲/۱۷ (اردو ترجمہ)

۴۵ـ ایضاً ۲/۲۶۸

۴۶ـ الاحاطہ فی اخبار غرناطہ ۱/۹۵

۴۷ـ ایضاً ۱/۹۴ - ۹۳۔

۴۸ـ (مقالہ) طب اسلامی اور جدید سائنس۔ آیات [illegible] صفحہ ۱۰۱، جلد ۲ شمارہ ۲ علی گڑھ ۱۹۹۱

© rasailojaraid.com